40882 ـ ايك عيسائى كااسلام ميں شراب كي حرمت قطعى كے سبب كا سوال

سوال

مرحبا.... ميں ايك عيسائى ہوں ...
جب ہم سوال كرتے ہيں كہ اسلام ميں شراب كي حرمت كا سبب كيا ہے تو ہميں يہ كہا جاتا ہے كہ شراب نوشى سے عقل جاتى رہتى ہے، ليكن ہر چند ماہ ميں ايك چھوٹا سا گلاس شراب پينا كوئي نقصان نہيں ديتا، بلكہ بعض لوگ تو يہ كہتے ہيں كہ اس كي قليل مقدار دل كے لئے مفيد ہوتى ہے تو پھر اس كي يہ قطعى حرمت كيوں حتى كہ اس كا ايك قطرہ بھى نہيں پيا جا سكتا ؟
انسان تو عقل كا مالك ہے تا كہ وہ يہ جان سكے كہ اپنے افعال كو كيسے كنٹرول كرے اور نشہ ميں آجانے سے قبل شراب نوشى سے رك جائے تو پھر اسلام نے مسلمانوں كو شراب نوشى اور خنزير كا گوشت كھانے سے دور رہنے كا كيوں كہا ہے تا كہ ان كے دين كي اصلاح كرے اور ان دونوں اشياء كے نقصانات بيان كرنے اور لوگوں كے ليے اختيار باقى ركھنے پر ہى اكتفا كيوں نہيں كيا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ كو اپنى ويب سائٹ پر ايك ريسرچ كرنے والے اور حقيقت كے متعلق سوال كرنے والے كي حيثيت سے خوش آمديد كہتے ہيں، اور اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ ہمارا جواب كافى اور شافى ہو اور اسے بنظر غائر پڑھنے اور انصاف كے ساتھ غور وفكر كرنے كے بعد آپ كے سامنے شريعت اسلاميہ كي حكمت اور اس كي تكميل واضح ہو جو آپ كو اس طرف لائے كہ آپ اپنے نفس كا مراجعہ كريں اور حق تلاش كركے اس كي اتباع و پيروى كريں.

دوم:

ہمارى شريعت اسلاميہ ميں جو كچھ مقرر كردہ ہے اس ميں يہ بھى ہے كہ يہ شريعت اسلاميہ مصالح كي تحصيل اور اس كي تكثير كے لئے اور مفاسد و خرابى كو ختم اور اسے كم كرنے كے لئے آئى، لھذا جو چيز بھى نفع مند تھى يا پھر اس كا نفع غالب تھا وہ حلال ہے، اور جو چيز نقصان دہ اور مضر تھى يا اس كا نقصان و ضرر غالب تھا وہ حرام كر دى گئى، اور شراب بغير كسى نزاع و اختلاف كے اس دوسرى قسم ميں شامل ہوتى ہے كہ يہ نقصان دہ يا پھر اس كا ضرر اس پر غالب ہے .

فرمان باری تعالی ہے:

آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ اور لوگوں کےلئے دنیاوی فائدہ بھی ہے لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ ہے البقرۃ (219).

شراب کے نقصانات اور اس کے مفاسد کے متعلق تو ہر عالم اور جاہل اور ہر قریب اور دور والا سب جانتا ہے، اور شراب نوشی کے ضرر و نقصانات میں سے کچھ تو یہ ہیں جو اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیے ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو ! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب کچھ گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح حاصل کرلو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہاری آپس میں عداوت و بغض ڈال دے اور اللہ تعالی کي یاد اور نماز سے تمہیں غافل کردے لھذا اب بھی باز آجاؤ المائدۃ (90 ـ 91)

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالی نے شراب کي حرمت کي بہت ہی بلیغ تاکید کي ہے کہ اسے تھانوں اور پانسے کے تیروں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے جو کہ شرک کے مظاہر میں سے ہیں اور اس وقت اسلام سے قبل جزیرہ عرب میں یہ عام تھے، اور اللہ تعالی نے انہیں شیطانی اعمال میں سے قرار دیا بلکہ ایسا کرنا فحش اور برائی ہے اور اللہ تعالی نے ان سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس سے اجتناب کو کامیابی و فلاح کی راہ قرار دیا، اور اس کے دینی نقصانات ذکر کیے کہ یہ واجبات و فرائض اور شرعی فضائل اللہ تعالی کا ذکر اور نماز جیسے اعمال سے روکتے ہیں.

شراب نوشی میں بہت سے نقصانات و ضرر پائے جاتے جو یقینی ہیں اور ان کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تك فرمایا ہے کہ :

" شراب ام الخبائث یعنی سب برائیوں کي جڑ ہے " یہ حدیث حسن ہے اور اسے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (1854) میں ذکر کیا ہے.

اور یہ حدیث ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کي دلیل ہے انہوں نے جو کچھ فرمایا وہ سچ ثابت ہوا، کیا آپ کو اس نوجوان کي خبر نہیں پہنچی جو نشہ کي حالت میں گھر واپس آیا اور خنجر لے کر اپنی والدہ کو دھمکی دی کہ اگر وہ اس کے ساتھ برائی نہیں کرتی تو وہ اسے قتل کردے گا لھذا ماں کو شفقت نے گھیر لیا اور اس نے بیٹے کي بات تسلیم کرلی اور جب بیٹا ہوش میں آیا اور نشہ ختم ہوا تو اس نے جو کچھ کیا تھا اس کا علم ہوا تو خود کشی کرلی.

دیکھیں شراب نوشی کرنے کے بعد انتہاء اور خاتمہ کس پر ہوا شراب نوشی کي اور پھر والدہ کے ساتھ زنا کیا اور بالآخر خود کشی کرلی! اللہ تعالی ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

بلکہ برطانوی ادارۃ المعارف کي ریسرچ ہے کہ محرم عورتوں کے ساتھ جتنے بھی جنسی زیادتیوں کے واقعات ہوتے ہیں مثلا بہن یا ماں اور بیٹی وغیرہ کےساتھ یہ سب شراب نوشی کي بنا پر نشہ میں دھت ہو کر کیے جاتے ہیں.

اور یہ کہنا کہ: شراب کي کم مقدار کا استعمال دل کے لیے فائدہ مند ہے اس کا جواب یہ ہے کہ:

اول:

نئی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ شراب نوشی کا دل کے لئے فائدہ مند ہونا اور اس کی شریانوں کو کھولنا یہ سب کچھ غلط ہے اور بہت بڑی غلطی تھی، کیونکہ شراب دل کی ان مغذی اور اہم شریانوں کو نہیں کھولتی پہلے دور میں جس کا گمان کیا جاتا ہے، بلکہ یہ ان جلد کے نیچے پائے جانے والے خونی خلیوں کو وسیع کرتی ہے اور اسی وقت دل کي اہم شریانوں کو تنگ کردیتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس کے اندر پائے جانے والے کوسٹرول اور چکناہٹ کے مادہ کو ناکارہ بنا دیتی ہے جس کي بنا پر دل کي دھڑکن تیز ہو جاتی اور سینہ کي درد میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور خاص کر سگرٹ نوشی کے ساتھ تو اور بھی زیادہ ہوتی ہے.

اور ذاتی طور پر دل کے عضلات پر تو شراب نوشی کا خاص اثر ہوتا ہے، اس طرح کہ دل کو زہرآلودہ کردیتی اور اس کا بنیادی کام کو معطل کرکے رکھ دیتی ہے خاص کر کوبالٹ پر مشتمل بیرہ پینے سے، اسی طرح دل کو (fb1) کے بہہ جانے کي بنا پر جلن اور خارش زدہ کردیتی ہے.

دوم:

یہ فائدہ اور منفعت جس کا گمان کیا جاتا ہے کہ شراب سے حاصل ہوتا ہے اسے شراب کے علاوہ کسي اور چیز سے حاصل کیا جاسکتا ہے کیونکہ شراب کا ضرر اور نقصان اس کے فائدہ اور منفعت پر غالب ہے.

سوم:

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شراب سے دل کو جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ تو ان پھلوں اور ان مواد کي بنا پر ہے جس سے شراب حاصل کي جاتی ہے مثلا انگور، اور سیب وغیرہ، تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ اس فائدہ کو ان پھلوں سے اس طریقہ پر حاصل کرنا ممکن ہے جس طرح اللہ تعالی نے ان پھلوں کو شراب بنائے بغیر حاصل کیا جا سکتا ہے.

چہارم:

دل كو حاصل ہونے والے اس فائدہ كا : ـ اگر يہ اسى طرح صحيح ہے ـ ان مفاسد اور نقصانات سے موازنہ كرنا جو انسان كي صحت كو ہميشہ كے ليے پہنچتے ہيں، اور ان نقصانات كو ہر اس طبى مصدر اور مرجع سے معلوم كيا جاسكتا ہے جس ميں شراب اور الكحل اور انسان پر اس كے نقصانات كے متعلق بحث كي گئى ہے .

مثلا ان كتابوں كو ديكھيں: الايمان الكحولى تاليف ڈاكٹر نبيل صبحى الطويل، طبع مؤسسۃ الرسالہ بيروت .

ابحاث و اعمال المؤتمر العالمى الثالث و الرابع عن الطب الاسلامى طبع الكويت 1405 ھـ 1407 ھـ .

اور جب دور قديم اور دور جديد ميں بعض لوگوں كا خيال تھا كہ شراب ميں نفع اور فائدہ پايا جاتا ہے، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام ميں سےايك صحابى طارق بن سويد الجعفى رضى اللہ تعالى عنہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور شراب كے متعلق دريافت كيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں شراب سے منع كيا تو وہ كہنے لگے ميں بطور دوائى اور علاج تيار كرتا ہوں تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يہ دوائى اور علاج نہيں ليكن ايك بيمارى ہے" صحيح مسلم .

اور يہ حديث نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي صدق نبوت كي دليل ہے.

اور آپ كا يہ كہنا كہ: انسان عقل كا مالك ہے تا كہ وہ يہ جان سكے كہ كس طرح اپنے افعال كو كنٹرول كرے اور نشہ ہونے سے قبل شراب نوشى سے رك جائے.

تو يہ اس شخص كا قول ہے جو لوگوں كو اللہ رب العالمين سے دور كرنے كے ليے شيطان ملعون كي راہوں كي طرف متنبہ نہيں ہوا، اور پھر يہ اس شخص كا قول ہے جو يہ نہيں جانتا اور اس سے جاہل ہے كہ شراب نوشى كرنے والے كا شراب كے ساتھ تعلق كس طرح قائم ہوتا ہے حتى كہ شراب نوشى كرنے والا نشئى اور شراب كا رسيا اور عادى شراب نوش بن جاتا ہے.

اور پھر شيطان تو بندے كو آہستہ آہستہ اور بتدريج كم سے زيادہ اور چھوٹے سے بڑے اور معصيت و گناہ سے كفر و شرك كي طرف جتنى وہ طاقت ركھے اس طرف لے جاتا ہے اور اس ميں ايك ايك قدم چلتا ہے اور چيز سے دوسرى چيز كي طرف منتقل ہوتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالى نے بھى سورۃ النور ميں اسى طرف اشارہ كرتے ہوئے فرمايا:

ايمان والو ! شيطان كے قدم بقدم نہ چلو، جو شخص شيطانى قدموں كي پيروى كرے تو وہ بے حيائى اور برے كاموں كا ہى حكم كرے گا، اور اگر تم پر اللہ تعالى كا فضل و كرم نہ ہوتا تو تم ميں سے كوئى بھى كبھى پاك صاف نہ ہوتا، ليكن اللہ تعالى جسے چاہتا ہے پاك كرديتا ہے اور اللہ تعالى سننے والا اور جاننے والا ہے النور (21).

اور اسى معنى كي طرف شاعر بھى يہ كہتا ہوا اشارہ كرتا ہے:

نظر پڑی اور پھر مسکراہٹ نکلی اور پھر سلام اور سلام کے بعد بات چیت ہوئی اور ملاقات کا وعدہ ہوا.

یہ سب کچھ تو ظاہر ہے اور ہر وہ شخص جو نفسوں اور شیطان کے داخل ہونے کي جگہوں کو جانتا اور سمجھتا ہے وہ بھی اس کو جانتا ہے اور پھر شراب اور شراب نوشی کرنے والے میں تو یہ چیز اور بھی ظاہر ہے .

ایك مشرقی ضرب المثل ہے:

ابتدا میں تو انسان شراب کا ایك گلاس لیتا ہے .... پھر ایك کے بعد دوسرا گلاس لیتا ہے .. اور پھر شراب کا گلاس ہی انسان کو پکڑ لیتا ہے .

یہ قصہ ڈاکٹر کي ایك نصیحت یا پھر کسی دوست کي نصیحت سے شروع ہوتا ہے کہ کھانے کي چاہت مکمل کرنے کے لیے شراب کا ایك گلاس لو جو تمہیں شعور و احساس میں بھی مدد مہیا کرے گا یا پھر دوستو و احباب کي مجلس جس میں شراب کے جام چل رہے ہوں یا پھر کھانے کی دعوت میں شراب کھانے کا ایك حصہ اورجزء ہو اس کي ابتدا ہوتی ہے ، یا .... یا ... یا ...

پھر آہستہ آہستہ شراب اور نفس کے مابین روابط اور تعلقات بڑھنا شروع ہوتے ہیں حتی کہ شراب انسان کي زندگی کا ایك جزء اور حصہ بن جاتی ہے حتی کہ وہ نشئی بلکہ اپنے نشہ اور شراب کا ہی غلام بن جاتا ہے، اسے نشہ کي چاہت اسی طرح ہوجاتی ہے جس طرح ایك مریض دوائی اور علاج کي چاہت اور طلب ہوتی ہے جیسا کہ شاعر بھی کہتا ہے:

اور ایك گلاس میں نے لذت پر نوش کیا ، اور اس کا ایك گلاس میں نے اس کے علاج کے لیے پیا.

اس نے پہلے گلاس میں بغیر کسي اول فول اور بکواس کے منفعت ـ بغیر نشہ کے ـ اور راحت و چستی پائی، اور دوسرا بھی اس جیسا ہی، اور وہ آج کل کے گلاس کا شوق رکھتا ہے، اور اس شراب کے زہریلے مادوں کو قبول کرنے کی عادت بن جانے پر وہ ہر بار اس مقدار سے زیادہ پینے کي ضرورت محسوس کرتا ہے تا کہ اسے وہ راحت اور نشاۃ حاصل ہو جو پہلے گلاس میں حاصل ہوئی تھی، پھر وہ اتنا نشئی بن جاتا ہے کہ الکحل اور شراب کے استعمال میں مکمل نظم رکھتا اور اسے پینے میں زیادہ انہماك کا اہتمام کرتا ہے، اسی لیے اس کے عادی نشئی ہونے کےخلاف ساری ضمانت یہی ہے کہ اسے ایك بار بھی شراب اور الکحل نہ دی جائے.

اسی بنا پر شریعت اسلامیہ کي یہ حکمت ہے کہ اس نے شراب کي کم اور زیادہ مقدار بھی حرام قرار دی ہے، لھذا کم مقدار ہی زیادہ مقدار کي اول اور ابتدا ہے، اور کم مقدار تھوڑی کے ساتھ بھی زیادہ ہے.

چھوٹی چیز کو حقیر نہ جانو کیونکہ پہاڑ کنکریوں سے ہی ہیں.

اور آپ کا یہ کہنا کہ: اسلام نے مسلمانوں کے لیے یہ شرط کیوں رکھی ہے کہ وہ شراب اور خنزیر کے گوشت سے دور رہیں تا کہ ان کے دین کي اصلاح ہوتی رہے اور ان دونوں کے نقصانات اور ضرر بیان کرنے اور لوگوں کواس میں اختیار بیان کرنے پر ہی اکتفا کیوں نہیں کیا؟ !

یہ ایسا سوال ہے جو نفس کو بہت بڑے مغالطہ میں ڈالتا ہے، وگرنہ یا تو ہر ایك كو معلوم ہے کہ سب لوگوں کي عقلیں ایك جیسی نہیں کہ ہر ایك نفع اور نقصان کي چیز کا ادراك ایك جیسا ہی کرے، اور پھر ان کے ارادے اور طاقت بھی ایك جیسی نہیں کہ وہ نفع والی چیز کو اختیار کرسکیں اور نقصان دہ چیز کو ترك کردیں، لھذا یہ ممکن ہی نہیں کہ ہر انسان کو اختیار دے کر فرد اور معاشرہ کے معاملات اور سلوك کو منضبط اور مرتب کیا جاسکے .

اور اگر اس معاملہ کو اختیار پر چھوڑ دیا جائے تو شراب نوشی اور اس کے برے اثرات صرف اکیلے شراب نوشی کرنے والے پر ہی نہیں ہونگے حتی کہ اسے اختیار دے دیا جائے کہ وہ جو چاہے کرے، بلکہ یہ ضرر اور نقصانات تو معاشرے کے ہر فرد کو تك جائیں گے لھذا شراب نوشی سے پیدا ہونے والے امراض اور بیماریاں پورے معاشرے کو کمزور کرنے کا باعث بنیں گےکیوکہ معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام ہے کسی فرد کا نہیں اور کسي عادی بیماری سے پیدا ہونے والے مرض کے نقصانات اور ضرر دوسرے کے لیے بھی نقصان دہ ہیں اور اس کے علاج میں خرچ کیا جانے والا بجٹ بھی دوسرے کے لیے نقصان دہ ہے، جو آپ کو اس نشہ کي عادت سے پیدا ہونے والے جرائم کو روکنے کے لیے صرف ہو نگے.

عالمی ادارہ صحت کی جاری کردہ تفصیلات کے مطابق تیس ملك جن میں امریکہ، برطانیا، بھی شامل ہیں میں پائے جانے والے جرائم میں 86 % فیصد قتل کے جرائم اور50 % فیصد اغوا کے جرائم شراب نوشی کي بنا پر ہوتے ہیں .

اور دنیا کے مختلف ممالك میں اس طرح کے سروے کي تفصیلات بہت زیادہ ہے.

اور ٹریفك کے حادثات تو اس سے بھی زیادہ اور مشہور ہیں، مثال کے طور پر 1965میلادی میں امریکہ کے اندر ٹریفك کے حادثات میں 49000 لوگ مرے اور 1.800.000لوگ دائمی معذور بن گئے، اس وقت صحت کے عمومی مسؤلین نے یہ اندازہ لگایا کہ ان میں نصف لوگوں کي موت کا سبب شراب نوشی اور الکحل کا استعمال تھا، اور ان حادثات میں اس برس مالی نقصان (8900)ملین ڈالر ہوا.

اور جنوبی امریکہ کي ریاست چیکی میں 1966میلادی میں ہونے والے ٹریفك حادثات میں سے 70% ستر فیصد حادثات نشہ کي بنا پر تھے اور پیرس میں مجموعی حادثات میں سے دس سے پندرہ فیصد حادثات بھی شراب نوشی کي بنا پر ہوتے ہیں .

پھر سائل پر یہ اعتراض بھی کیا جا سکتا ہے:

کہ کیوں نہ ہم لوگوں کے سامنے چوری کي برائی بیان کریں اور انہیں اختیار دیں کہ جسے چاہیں وہ اختیار کرلیں اور ان پر کوئی سزا یا الزام متعین نہ کیا جائے؟ اور اسی طرح قتل اور رشوت میں بھی، کیوں، کیوں، کیوں، ... ؟

حتی کہ معاشرہ بے قاعدگی اور بے ہنگم ہو جائے اور اسے قابو کرنا ہی مشکل ہو، اور معاشرہ میں جنگل کا قانون بن جائے یا پھر حیوانی قانون کي شکل اختیار کر لے .

پھر یہی سوال تو ان سب قوانین اور نظاموں پر بھی ہوتا ہے جن پر لوگ اپنی زندگی بسر کررہے ہیں .

اللہ تعالی کے دین جو آسمان سے نازل کردہ ہے سے دور اور علیحدہ ہونے اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے جو مشروع کیا ہے اس سے باہر نکلنے کی اساس اور بنیاد ایك سوچ اور فکر ہے اور وہ سوچ اور فکر یہ ہے کہ انسان کو بغیر کسی حکم کا مکلف نہ بنایا جائے جس کي تنفیذ اس پر لازم ہو، یا پھر اسےکسی کام سے منع کیا جائے جسے اس کے لئے ترك کرنا ضروری ہو، باوجود اس کے کہ امر اور نہی کا التزام کرنا اور حلال و حرام پر عمل کرنا ہی اللہ تعالی عبودیت ہے یہی معنی سب سے بسیط ہے اور عبادت خالصتا اللہ تعالی کا ہی حق ہے کسی اور کي عبادت نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ خالق ہے اور مخلوق ہے کا حق ہے کہ وہ اپنے خالق کي عبادت کرے ، کیونکہ مخلوق پر سب سے اول اور پہلا حق یہی ہے کہ وہ اپنے خالق کي عبادت کرے کیونکہ وہ مخلوق ہے اور اللہ ان کا خالق ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے ویسے ہی بیکارچھوڑ دیا جائے گا القیامۃ (36) .

یعنی کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالی اسے ویسے ہی بغیر کسي کام کے مکلف کیے چھوڑ دے گا اور اسے کوئي حکم نہیں کرے گا اور اسے کسی کام سے نہیں روکے گا، پھر اس کے نتیجہ میں اسے اس کي قبر میں بھی ویسے ہی چھوڑ دے، نہ تو کوئي حساب و کتاب اور نہ ہی حشر و نشر تو پھرجب کوئي اور امر اور نہی نہ ہو اور کوئي ثواب اور سزا نہ ہو تو پھر عبودیت کہاں اور پھر ہم جنت میں کس لئے داخل ہونگے؟ !

واللہ اعلم .